



هادیانِ رحمت

عليهم الصلوة والسلام

www.sirat-e-mustaqeem.net

آز

فقیہ بارع مفکر اسلام محقق عصر

حاج سید حسین مرتضیٰ مدظلہ العالی

زہراء (س) اکادمی



کتاب کا نام : ہادیانِ رحمت علیہم الصلوٰۃ والسلام
نتیجہ فکر : استاد الفقہاء والمحققین مفکر اسلام
حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین حاج سید حسین مرتضیٰ
صدر الافاضل نقوی مدظلہ العالی

ناشر : زہراء (س)، اکادمی پاکستان
کاتب : غلام حسین عابد
طبع : سوم
تاریخ اشاعت : ذی القعدہ ۱۴۳۳ھ / اکتوبر ۲۰۱۲ء
حقوق : جملہ حقوق محفوظہ۔

الحمد لله

www.sirat-e-mustafeem.net

ایک بات

اللہ تعالیٰ کے نام نامی سے جو بزرگ و برتر اور ارحم الراحمین ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہترین اور نہ ختم ہونے والی حمد و ثنا کے بعد۔

اللہ تعالیٰ کے چُنے ہوئے چہیتوں میں سے منتخب اور سب سے پسندیدہ و بلند انسانوں یعنی محمد آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام اور ان کی بارگاہ میں عرضِ آداب و تسلیمات کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ”ہادیانِ رحمت“ نام سے رسول و اہلبیت رسول علیہم السلام کا ایک کثیر المقاصد لیکن مختصر تعارف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کے نام اپنے وصیت نامہ میں تحریر فرمایا ہے :

”بیٹے !

اگرچہ میں نے اپنے ماضی کے بزرگوں کے ساتھ زندگی نہیں

گزاری،

لیکن،

میں نے ان کے اعمال و کردار کی گہرائیوں پر بھرپور اور گہری نگاہ ڈالی ہے، ان کے واقعات اور تاریخ کی گہرائیوں اور گیرائیوں پر خوب اچھی طرح غور و فکر کیا ہے اور ان کے آثار یعنی کتابوں، افکار، قبروں اور کھنڈرات کا اس طرح مطالعہ کیا اور ان کے درمیان گھوم پھر کر ان میں موجود سچائیوں کو اس طرح سمجھا ہے کہ اب میں، ان ہی میں کا ایک ہو گیا ہوں۔

بلکہ میں نے اس معاملہ میں اتنی محنت و مشقت اور ریاضت کی ہے کہ گویا میں نے ان میں سے سب سے پہلے یعنی آدم سے لے کر آج تک کے آخری انسان کے ساتھ بھرپور زندگی گزاری ہے۔

جس کے نتیجہ میں، میں ان کی اچھائیوں اور ان کے دور کی برائیوں، ان کے فوائد اور ان کے دور کے نقصانات کو اچھی طرح جان چکا ہوں۔ اس لئے اب میں ان کے تمام معاملات کے خلاصہ کا بخوڑ اور اچھائیوں کے پھولوں میں سے بہترین چنے ہوئے پھولوں کا عطر تمہاری نذر کر رہا ہوں۔“

۱۰- تین سالوں میں وہ تمام اعلیٰ تعلیم کی

جائزہ لے کر اپنے وطن لوٹ گیا تھا۔

۱۱- وہ ایک سال کے لیے امریکا میں رہا۔

۱۲- وہ اپنے وطن لوٹ کر اپنے وطن میں رہا۔

۱۳- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۱۴- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۱۵- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۱۶- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۱۷- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۱۸- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۱۹- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۲۰- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۲۱- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۲۲- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۲۳- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۲۴- وہ اپنے وطن میں رہا۔

۳۔ معاشرتی اور مذہبی مفکروں کے لئے ایک ایسی روش کی نشاندہی کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ سیرت و تاریخ میں موجود معلومات میں چھان پھٹک کر اور تحقیق و تفحص کر کے انسانی معاشرہ کے فکری، دینی اور علمی و عملی تکامل و ارتقاء کے لئے مفید اور عملی نتائج حاصل کر کے نئی نسلوں کے فکری و عملی رہنمائی کے لئے بہتر سے بہتر غذا میں فراہم کر سکیں۔

اس مجموعہ میں، میں نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ان ہی کتابوں سے پڑھ کر پیش کیا ہے جو عام طور سے سب پڑھتے ہیں، البتہ میں نے فقط معلومات جمع کرنے یا ان میں تحقیق کے کام پر اکتفا نہیں کی ہے، بلکہ

میں نے حضرت علی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق درایت علمی سے کام لے کر بہترین معلومات کو آپس میں سلیقہ سے جوڑنے کے بعد ان سے مفید فکری اور عملی نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

پھر
اسی کوشش کے نتیجہ میں ہر معصوم کے بارے میں چند ایسے پہلوؤں کی نشاندہی کی کوشش کی ہے جن کو عام طور سے اُجاگر نہیں کیا جاسکا ہے۔

نیز

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں زیادہ نکات کو خاص طور سے اس لئے ابھارا ہے کہ دراصل سیرتِ نبیؐ ہی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور سیرتِ معصومینؑ سیرتِ نبیؐ ہی کی پیروی کے کامل نمونے ہیں۔
آخر میں خداوند عالم سے میری دُعا ہے کہ میری اس فکری و علمی اور عملی خدمت کو شرف قبولیت عطا فرما کر، میرے اور میری آئندہ نسلوں کے محققوں، مفکروں، طالبانِ علم، تشنگانِ ہدایت اور جوانوں کے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے۔

آمین بحق محمد وآلہ الطاہرین

سید حسین مرتضیٰ

موسس و سرپرست

زہراءؑ اکادمی کراچی

پاکستان

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

۹ جولائی ۲۰۰۰ء اتوار

تقریظ

تعریفیں صرف اس ذات کے لیے ہے کہ جو رحمن بھی ہے، رحیم بھی ہے اور لطیف بھی۔ اس نے انسانیت کی ہدایت کے لئے ہر ممکن عقلی طریقہ اپنایا تاکہ کمال کا وصول آسان ہو جائے اور راہِ جنت نزدیک تر۔ اگرچہ رسول اکرمؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی زندگی اور سیرت سے متعلق بہت سی تالیفات موجود ہیں لیکن استاد محترم حضرت آیت اللہ ڈاکٹر سید حسین مرتضیٰ نقوی صاحب نے جو اسلاب اپنایا ہے اسکی مثال اردو زبان میں نہیں ملتی۔ علم و تحقیق کا یہ مجموعہ استاد محترم کی سالہا سال علمی کاوشوں کا عرق ہے۔

ہادیانِ رحمت کے پہلے دو ایڈیشن زہرا (س) اکیڈمی کے تاریخی پروگرام مذہب شناسی میں علم و تحقیق کے پروانوں کے لئے شائع کئے گئے اور اس سے مواد درس کے طور پر بھی استفادہ کیا گیا۔ اس کے فوائد و اثرات کو دیکھ کر تیسرا ایڈیشن شائع کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

جزاءکم اللہ خیر
شبیر حسن میثمی

رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولادت: ۱۲ ربيع الاول ۱۱ھ الفیل
وصال: ۲۸ صفر، ۱۱ھ ہجری

از: _____: سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت عبد اللہ بن شیبہ الحمد عبد المطلب بن ہاشم عمر وعلیہم السلام
والدہ	حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن مرہ بن کلاب علیہا السلام
دادا	حضرت شیبہ الحمد عبد المطلب بن ہاشم عمر وبن مغیرہ علیہم السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت عمر وعلیہا السلام
نانا	حضرت وہب بن عبد مناف بن مرہ بن کلاب علیہم السلام
نانی	حضرت مرہ بنت عبد العزیٰ بن غنم بن عبد الدار بن قصی علیہا السلام
ولادت	۹ یا ۱۲ یا ۱۴ ربيع الاول، پہلا عام الفیل / ۵۴ قبل ہجرت / ۵۶۹ء
نام	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کینیتیں	ابو القاسم، ابو الامہ، ابو فاطمہ
لقاب	رحمۃ للعالمین، رسول رحمۃ، رسول اللہ، خاتم النبیین، منجی بشریت صادق، امین وغیرہ
دایہ	ثویبہ وعلیمہ سعدیہ
اہم واقعات	<u>ولادت:</u> ولادت کے سال ابرہہ کے لشکر پر ابابیلوں نے حملہ کر کے اسے بھوسا بنا ڈالا۔ ولادت کے وقت آپ کے گھر سے ایک ایسا نور ساطع ہوا جس ↓

اہم واقعات

سے سارا جزیرۃ العرب روشن ہو گیا۔ اس موقع پر ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے جو فارس کی سیاسی عظمت کی نشانی تھے گر گئے، آتشکدہ فارس کی آگ جو ہزاروں برس سے مسلسل روشن تھی اور ایک لمحہ کے لئے نہیں بجھی تھی نیز فارس کے مذہبی تفوق کی نشانی تھی ہمیشہ کے لئے بجھ گئی۔ دریاچہ سادہ جو فارس کی سرسبزى و شادابی کی نشانی تھا خشک ہو گیا۔ روم و یونان میں زلزلے آئے وغیرہ وغیرہ۔

قبل از بعثت :

حربِ قجار، حلف الفضول، خانہ کعبہ میں حجر اسود کی تنصیب، تجارتی قافلوں کا لیجانا، حضرت خدیجہ کے ساتھ تجارتی معاملات اور حضرت خدیجہ کے ساتھ شادی۔

پہلی وحی
اور بعثت

۲۷، رجب المرجب، ۴۱، عام الفیل / ۱۲ قبل از ہجرت / ۶۰۹ء

پہلی
نماز جماعت

پہلی وحی قرآنی کے نزول کے ساتھ ہی آنحضرتؐ نے بنیر کچھ کہے خانہ کعبہ میں نماز کی ادائیگی کا ارادہ کیا۔ حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ کو جب اس ارادہ کا علم ہوا تو یہ دونوں بھی آپ کے ساتھ ہو لئے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ان دونوں کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں پہلی نماز جماعت ادا کی۔ اس کے بعد آنحضرتؐ تمام نمازیں اسی طرح خانہ کعبہ میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد جناب ابوطالب علیہ السلام کے حکم سے حضرت جعفر بھی اس جماعت میں شرکت کرنے لگے۔

دعوتِ نذالشرہ

۱۱، قبل ہجرت / ۴۴، عام الفیل / ۶۱۲ عیسوی کو قرآن کریم کے سورہ شعراء

شبِ ابی طالب	تمام عبارت دیک چاٹ چکی تھی۔ چنانچہ یہ ناکہ بندی ختم ہو گئی۔
معراج	۴، قبل از ہجرت / ۵۱، عام الفیل / ۶۱۸ء / ۱۰، بشت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب کے گھر سے معراج کا شرف حاصل ہوا۔
شق القمر	۴، قبل از ہجرت / ۵۱، عام الفیل / ۶۱۸ء / ۱۰، بشت ابن عباس کہتے ہیں کہ حج کے موسم میں چودھویں شب کو ابو جہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: ”تم اپنی نبوت کا کوئی واضح معجزہ دکھاؤ۔“ آنحضرتؐ نے پوچھا: ”آخر تم کیا چاہتے ہو؟“ اس نے یہودی سے مشورہ کر کے کہا: اس چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو جانوں! آنحضرتؐ نے دعا کی اور انگلی کا اشارہ کیا۔ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ دونوں ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ کوہِ حرا (کوہِ نور) دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں آ گیا۔ بھڑکی دیر تک یوں ہی رہا۔ آنحضرتؐ نے لوگوں سے فرمایا: ”دیکھو! خوب اچھی طرح غور کرو!“ اس پر ابو جہل نے کہا: ”محمد (ص) نے نظر بندی کر دی ہے۔ جو لوگ یہاں سے باہر گئے ہوتے ہیں وہ آئیں تو پوچھوں۔ اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں تو ٹھیک ہے۔“ جب باہر سے آنے والے لوگوں نے بھی تصدیق کر دی تو اس نے کہا: ”محمد (ص) نے ساری دنیا کی نظر بندی کر دی ہے۔“ اس واقعہ کا ذکر قرآن حکیم میں سورہ قمر (۵۴) آیت ۳ میں ہے۔

<p>عام الحزن</p>	<p>شعب ابی طالب سے نکلنے کے بعد، بہت جلد، حضرت خدیجہ اور حضرت ابی طالب علیہما السلام نے رحلت فرمائی اور آنحضرتؐ نے اس پر ے سال کو ان دونوں کے سوگ میں عام الحزن ”غم کا سال“ قرار دیا۔ ۴ قبل از ہجرت / ۵۱ عام الفیل / ۶۱۸ء</p>
<p>بعیت عقبہ</p>	<p>اولیٰ : رجب ۴ قبل از ہجرت / ۵۱ عام الفیل / ۶۱۸ء ثانیہ : ۱۰ ذی الحجۃ ۳ قبل از ہجرت / ۵۲ عام الفیل / ۶۱۹ء ثالثہ : ۱۰ ذی الحجۃ ۲ قبل از ہجرت / ۵۳ عام الفیل / ۶۱۹ء</p>
<p>سفر طائف</p>	<p>سفر طائف عام الحزن کے بعد اور ہجرت سے قبل انجام پایا۔</p>
<p>ہجرت مدینہ</p>	<p>ربیع الاول پہلی، ہجری / ۵۵ عام الفیل / ۶۲۲ عیسوی کو آنحضرتؐ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ یہ ہجرت ایک مضبوط منصوبہ بندی کے تحت، ایک اسلامی سیاسی ماحول اور ایک مضبوط حکومت کے قیام کے سلسلہ میں تمام لازمی اقدامات کے بعد ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے انجام پائی۔</p>
<p>قبا اور مسجد قبا</p>	<p>ہجرت کے موقع پر آنحضرتؐ، حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کی باتیں ان تک پہنچانے اور خاندان نبوت کے افراد خصوصاً فاطمہ زہرا علیہا السلام کو بحفاظت مدینہ لانے کی ذمہ داری سپرد کر کے آئے تھے۔ اس لئے آپؐ نے ۸ ربیع الاول پہلی، ہجری دو شنبہ / ۲۳ ستمبر ۶۲۲ عیسوی کو مدینہ کے باہر قبا کے مقام پر قیام فرمایا۔ تیسرے دن حضرت علی علیہ السلام اپنی ذمہ داریاں پوری کر کے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اور دو سکر افراد کو لیکر قبا پہنچے۔ اسی دن آنحضرتؐ نے مسجد قبا تعمیر فرمائی۔ آنحضرتؐ نے ۱۴ دن قبا میں قیام فرمایا۔ اسی مسجد کا ذکر قرآن حکیم میں سورہ توبہ آیت ۱۰۸، ۱۰۹ میں آیا ہے۔</p>

<p>پہلی نماز جمعہ</p>	<p>جمعہ ۲۲ ربیع الاول پہلی ہجری کو آنحضرت قبا سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں قبیلہ بنی سلیم کے پاس پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آنحضرت نے اسی مقام پر رک کر سب سے پہلی نماز جمعہ ادا فرمائی۔ اس جماعت میں سوائے اشراف شریک تھے۔</p>
<p>مدینہ میں داخلہ</p>	<p>نماز جمعہ سے فراغت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوزن کے پُر جوش استقبال کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوئے۔ مدینہ کی خواتین اور بچہوں نے قصیدے اور ترانے گا کر تالیوں، نغموں خوش آمدید اور خوشی بھرے نغموں کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا۔ آنحضرت نے ان کے استقبال کو خوب سراہا۔</p>
<p>مسجد النبی</p>	<p>ابو ایوب انصاری کے گھر میں آنحضرت مقیم تھے۔ اسی گھر کے قریب کی زمین خرید کر آنحضرت نے مسجد کی بنیاد ڈالی اور اس کی تعمیر میں بھی مسلمانوں کے ساتھ خود شریک ہوئے۔</p>
<p>مواخات</p>	<p>ماہ رمضان پہلی ہجری/ ۶۲۳ عیسوی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاجرہ و انصار کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا۔ اس وقت ہاجرین کی تعداد ۴۵ تھی۔ مواخات کا قانون یہ بنایا گیا کہ یہ دینی بھائی جائیدادوں، تجارتوں مکانوں حتیٰ کہ بیویوں تک میں برابر کے شریک ہوں گے۔ چنانچہ انصار نے اپنی جائیدادیں، تجارت اور مکان بھی آدھے آدھے ہاجر بھائیوں کو دے دیئے۔ نیز بیویوں کو بھی طلاق دے کر ان بھائیوں کے نکاح میں دے دیا۔ اس تقریب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا بھائی قرار دیا۔</p>

<p>عبادات</p>	<p>سال اول ہجرت :</p> <ol style="list-style-type: none"> ۱۔ مسلمانوں کو اذان کی تسلیم دی گئی۔ ۲۔ اب تک تمام نمازیں دو رکعت ہوا کرتی تھیں۔ اب ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں اور نماز مغرب کی تین رکعتیں واجب قرار پائیں۔ ۳۔ صدقہ واجب یعنی زکوٰۃ واجب ہوئی۔ <p>سال دوم، ہجرت :</p> <ol style="list-style-type: none"> ۱۔ روزے واجب ہوئے۔ ۲۔ قربانی ادا کی گئی۔
<p>قانون مدینہ</p>	<p>رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ پہنچتے ہی مسلمانوں کے اجتماعی نظام کو موافقت کی بنیاد پر استوار کرنے کے بعد مدینہ کے دوسرے ادیان و ملل اور قبیلوں کو جمع کر کے ایک وسیع اجتماعی اور سیاسی نظام کی تشکیل کا اقدام فرمایا۔</p> <p>اس گفت و شنید اور وعظ و نصیحت کے نتیجے میں مدینہ اور اطراف مدینہ کے تقریباً چودہ قبائل نے ایک مشترکہ سیاسی نظام کی تشکیل پر اتفاق کیا۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۴۷ ہندوں پر مشتمل ایک مفصل دستاویز تیار کی جو حضرت علی علیہ السلام نے تحریر کی اور جس پر مندرجہ ذیل قبائل نے اتفاق کیا۔</p> <p>اوس ، خزرج ، عوف ، ساعدہ ، جشم ، نجار ، عمرو بن عوف ، بنی تمارث ، ثعلبہ ، موال ثعلبہ اور یہود</p>
<p>قبلہ</p>	<p>شعبان ۲، ہجری/ ۶۲۴ عیسوی میں سورۃ بقرہ کی ۱۴۲ سے ۱۴۵ تک کی آیتیں نازل ہوئیں جن کے مطابق قبلہ کی سمت مسجد اقصیٰ سے بدل کر مسجد الحرام یعنی خانہ کعبہ کی طرف معین کر دی گئی۔</p>
<p>فاطمہؓ و علیؓ کی شادی</p>	<p>۱۷ رجب ۲، ہجری/ ۶۲۳ عیسوی کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی مطابق جناب فاطمہ الزہراءؓ</p>

سلام اللہ علیہا اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے۔

اس اہم، پُرسترت اور پُرشکوہ خوشی کی تقریب کی چند اہم باتیں یہ ہیں :

۱۔ ہجر

چونکہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی خواستگاری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تھی اس لئے آپ کا مہر بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

یہ مہر تین حصوں میں تھا۔

الف : اللہ تعالیٰ کی طرف سے :

چند چیزیں اللہ نے اپنی خوشی سے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو بعنوان مہر عطا فرمائیں، جو یہ ہیں :

۱۔ کائنات کا ایک چوتھائی حصہ بعنوان ملکیت

۲۔ جنت اور جنت کی نہریں بعنوان ملکیت

ب : ایک چیز خود جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمائش کر کے اللہ تعالیٰ سے مہر کے طور پر طلب کی جو اس بارگاہ سے عطا ہوئی یہ تھی :

”امت محمدی کے گناہگاروں کی بخشش کا تحریری پروانہ“

یہ پروانہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے مطالبہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کے بنے ہوئے ریشم پر لکھا ہوا نازل ہوا۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اسے بہت عزیز رکھتی تھیں اور ان کی وصیت تھی کہ یہ ان کے ساتھ دفن کیا جائے تاکہ روز قیامت یہ پروانہ لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور شرفیاب ہوں۔

ج : حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے :

چار سو مثقال (۴۰۰ گرام) سونایا چاندی

فاطمہ و علی
کی
شادی

۲۔ مخصی:

دُہن سجے ہوئے ناقہ پر سوار تھیں ●
 دُہن کے ناقہ کی مہار حضرت سلمانؓ کے ہاتھ میں تھی۔ ●
 آنحضرتؐ بنفس نفیس، جناب حمزہؓ، عقیلؓ اور دو سکنہ بنی ہاشم ●
 دور دیہ برہنہ تلواریں بلند کئے شان و شوکت کے اظہار کے ساتھ ●
 ہمراہ تھے۔

● بنو ہاشم، انصار اور مہاجر مرد اور عورتیں جلوس کی شکل میں ساتھ ●
 تھے۔

● حضرت ام سلمہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دیگر خواتین ●
 نفیس، اشعار اور ترانے گنگنائی ہوتی ساتھ چل رہی تھیں۔

۳۔ ہدایا:

سلامی اور ہدایا کے طور پر مہاجرین و انصار نے کیا کیا کیا ●
 ہو گا! ●
 حارثہ بن نعمان نے جناب یتھہ سلام اللہ علیہا کو رہائش گھر ●
 ہدیہ کیا۔

۴۔ ولیمہ:

تین دن تک مدینہ اور اطراف مدینہ کے لوگوں کو دعوتِ عام ●
 دی گئی اور جو لوگ نہیں آ سکے، کھانا ان کے گھروں میں پہنچا یا گیا۔

۵۔ صدقات:

حضرت علی علیہ السلام کا کہنا ہے کہ: ●
 ”جس دن جناب یتھہ سے میری شادی ہوئی اس دن میرے ●
 پاس ذاتی اخراجات کے لئے کچھ بھی نہیں تھا لیکن فقط اس ●
 دن میں نے جو صدقات دیتے تھے وہ اس قدر تھے کہ اگر تمام ●
 بنی ہاشم پر تقسیم کیے جاتے تو کافی کچھ بچ جاتا“

فاطمہ و علیؑ
 کی
 شادی

۱۰۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۱۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۲۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۳۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۴۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۵۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۶۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۷۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۸۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۱۹۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۰۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۱۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۲۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۳۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۴۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۵۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۶۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۷۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۸۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۲۹۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

۳۰۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

فہرست

۱۔ یہاں پر شہر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

فہرست

<p>↓</p> <p>حجۃ الوداع</p>	<p>مسلمان جوق در جوق اس قافلہ میں شرکت کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ پہلا حج تھا جو مسلمانوں نے بڑی شان و شوکت اور سکون و اطمینان کے ساتھ انجام دیا۔ چونکہ آنحضرتؐ کا یہ آخری حج تھا اس لئے اسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔</p>
<p>غدير خم</p>	<p>حجۃ الوداع سے واپسی پر ۱۸ ذی الحجۃ ۱۰ ہجری / ۶۳۱ عیسوی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدير خم کے مقام پر دوپہر کو پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ تمام حجاج جمع ہو جائیں۔ پھر پالان شتر کا ممبر بنوایا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ممبر پر چڑھ کر ایک مفصل خطبہ دیا اور وحی الہی کے مطابق حضرت علی علیہ السلام کی وصایت و خلافت و ولایت کا اعلان فرماتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے خوب بلند کر کے فرمایا : من كنت مولاه فهذا علي مولاه آنحضرتؐ کو یہ حکم سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۶۷ کے ذریعہ ملا۔</p>
<p>تکمیل دین</p>	<p>جب غدير ميں آنحضرتؐ نے ولایت علی کا اعلان فرما دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لئے تکمیل کی سند نازل ہوئی اور ارشاد ہوا : اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۳)</p>
<p>جيش اسامہ</p> <p>↓</p>	<p>مدینہ واپس آنے کے بعد آنحضرتؐ نے اپنی سیاسی و انتظامی بصیرت کے سبب ایک لشکر ترتیب دینے کا حکم دیا جس کا سر دار اسامہ بن زید کو بنایا۔ حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ تمام اکابر صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے روانہ ہوں۔ اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہو گئے۔ بیماری کے دوران بھی آنحضرتؐ کی تاکید یہی تھی کہ لشکر جلد از جلد روانہ ہو جائے۔</p>

جیشِ اسلام	لیکن مسلمانوں نے حکم عدولی کی اور لشکرِ آنحضرتؐ کی زندگی میں روانہ نہیں ہوا۔																																										
وصال	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۱، ہجری/ ۶۳۲، عیسوی کو رحلت فرمائی۔ تاریخ وصال باختلاف روایات یہ ہے: ۲۸، صفر اور ۱۲، ربیع الاول۔																																										
غزوات	عہد نبوی میں اسلام کے تحفظ اور سر بلندی کے لئے جن جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود شرکت فرمائی وہ تاریخ کی اصطلاح میں غزوات یا غزوہ کہلاتے ہیں۔ ان غزوات کی ایک اجمالی فہرست یہ ہے:																																										
	<table border="1"> <thead> <tr> <th>نمبر شمار</th><th>نام</th><th>تاریخ</th></tr> </thead> <tbody> <tr> <td>۱</td><td>الباء و دّان</td><td>صفر ۲ھ</td></tr> <tr> <td>۲</td><td>بدر اولی</td><td>۲ھ</td></tr> <tr> <td>۳</td><td>ذات العشیرۃ</td><td>۲ھ</td></tr> <tr> <td>۴</td><td>بدر الکبری</td><td>۱۷ ماہ رمضان ۲ھ</td></tr> <tr> <td>۵</td><td>بنی قینقاع</td><td>شوال ۲ھ</td></tr> <tr> <td>۶</td><td>سُویق</td><td>ذی الحجۃ ۲ھ</td></tr> <tr> <td>۷</td><td>بواط</td><td>۲ھ</td></tr> <tr> <td>۸</td><td>قرۃ</td><td>۲ھ</td></tr> <tr> <td>۹</td><td>احد</td><td>۶ شوال ۳ھ</td></tr> <tr> <td>۱۰</td><td>حراء الاسد</td><td>۳ھ</td></tr> <tr> <td>۱۱</td><td>بنی نضیر</td><td>۴ھ</td></tr> <tr> <td>۱۲</td><td>نجد/ ذی امر</td><td>صفر ۴ھ</td></tr> <tr> <td>۱۳</td><td>فدان</td><td>ربیع الاول ۴ھ</td></tr> </tbody> </table>	نمبر شمار	نام	تاریخ	۱	الباء و دّان	صفر ۲ھ	۲	بدر اولی	۲ھ	۳	ذات العشیرۃ	۲ھ	۴	بدر الکبری	۱۷ ماہ رمضان ۲ھ	۵	بنی قینقاع	شوال ۲ھ	۶	سُویق	ذی الحجۃ ۲ھ	۷	بواط	۲ھ	۸	قرۃ	۲ھ	۹	احد	۶ شوال ۳ھ	۱۰	حراء الاسد	۳ھ	۱۱	بنی نضیر	۴ھ	۱۲	نجد/ ذی امر	صفر ۴ھ	۱۳	فدان	ربیع الاول ۴ھ
نمبر شمار	نام	تاریخ																																									
۱	الباء و دّان	صفر ۲ھ																																									
۲	بدر اولی	۲ھ																																									
۳	ذات العشیرۃ	۲ھ																																									
۴	بدر الکبری	۱۷ ماہ رمضان ۲ھ																																									
۵	بنی قینقاع	شوال ۲ھ																																									
۶	سُویق	ذی الحجۃ ۲ھ																																									
۷	بواط	۲ھ																																									
۸	قرۃ	۲ھ																																									
۹	احد	۶ شوال ۳ھ																																									
۱۰	حراء الاسد	۳ھ																																									
۱۱	بنی نضیر	۴ھ																																									
۱۲	نجد/ ذی امر	صفر ۴ھ																																									
۱۳	فدان	ربیع الاول ۴ھ																																									

ان وثائق کے سلسلہ میں ایک اہم بات یہ ہے کہ اکثر یہودی قبائل اور ریاستیں خصوصاً قبضہ اور مصر کی یہودی سلطنتیں عبرانی زبان میں خطوط ارسال کرتی تھیں۔ اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی زید بن ثابت کو حکم دیا کہ ۱۵ دن کے اندر سریانی/عبرانی لکھنا اور پڑھنا سیکھیں۔ چنانچہ اسد الغابہ اور الاستیعاب کے بقول انہوں نے ۱۵ دن سے بھی کم عرصہ میں سریانی/عبرانی زبان میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد ان ملکوں کے خطوط کے جوابات اور امان نامے سریانی/عبرانی زبانوں ہی میں لکھے جانے لگے۔

سیاسی
وثائق

اسلامی سیاست اور ریاست میں مسجد بنیادی سیاسی یونٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عہد نبوی میں مسجد ہی تمام سیاسی، فوجی اور انتظامی امور کا مرکز تھی۔ عہد نبوی کی جن مسجدوں کے نام تاریخ میں محفوظ ہیں، وہ یہ ہیں:

- ۱۔ مسجد قبا
- ۲۔ مسجد نبوی
- ۳۔ مسجد تبوک
- ۴۔ مسجد ثنیہ مداران
- ۵۔ مسجد محلہ ذات زراب
- ۶۔ مسجد اخضر
- ۷۔ مسجد ذات خطمی
- ۸۔ مسجد الاء
- ۹۔ مسجد طرف بتراء
- ۱۰۔ مسجد شق
- ۱۱۔ مسجد سعید
- ۱۲۔ مسجد وادی القریٰ

مسجدیں

۲: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وہاں پہنچ کر اس نے کہا کہ یہ ہے جس کا

אמר ר' חייא

یہ ہے
پتہ

جب آنحضرت روتے ہوئے حضرت جعفر کے گھر پر پہنچے کیلئے آئے اور یہ منظر دیکھا تو فرمایا: رونے والوں کو جعفر پر رونا ہی چاہیے تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جعفر کے غم میں آنسوؤں سے روتے اور بہت عرصہ تک غمگین رہے۔

۲۔ مرنے والے کے گھر

تین دن کھانا پہنچانا:

حضرت جعفرؓ کی شہادت کے موقع پر آنحضرتؐ نے اپنی چہیتی بیٹی جناب فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کو حکم دیا کہ غمزدہ گھر والوں اور ان کے سوگوار مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جائے۔

چنانچہ یعقوبی کے بقول جناب سیدہ مسلسل تین دن تک جناب جعفر کے گھر ان کے بچوں اور مہمانوں کے لئے کھانا پہنچاتی رہیں زیارت قبور:

۳۔ قبروں اور قبرستانوں کی زیارت ایک انتہائی اہم انسانی رسم ہے اسلام نے اس رسم کو اتنی اہمیت دی کہ آنحضرتؐ کے حکم کی تعمیل میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہر ہفتہ دو دن یعنی پیر اور جمعرات کو مدینہ کی غواتین کو لے کر پیدل جلوس کی شکل میں مدینہ سے قبرستان احد جاتی تھیں اور وہاں قرآن خوانی اور نوحہ خوانی کر کے واپس تشریف لاتی تھیں۔

خود حضور ختمی مرتبت ہر جمعرات کو قبرستان بقیع تشریف لے جاتے تھے اور اہل قبور کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت فرماتے تھے۔

۴۔ استقبال:

چھٹے ہوئے عزیز کی واپسی، دوست، محبوب، چہیتی عزیز

معاشرتی
اور ثقافتی
رسمیں

رشتہ دار یا محبوب وقاتدور ہنما کی آمد ایسے خوشی کے لمحات لے کر آتی ہے جو کبھی بھلائے نہیں جاسکتے۔ ایسے موقعوں پر ان فطری طور پر خوشی سے بے قابو ہو جاتا ہے۔ کچھ اس سے بھی بڑھ کر صورت حال اس وقت تھی جب مدینہ والوں کو اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ آمد کی خبر ملی۔

پورا مدینہ شاد ہو گیا۔ گھر گھر چراغاں ہوئی، بچے، بچیاں، مرد و زن جوان اور بوڑھے سب ہی ہفتوں شہر اور گھر سجاتے رہے خوشی کے ترانوں کی گونج سے ہفتوں مدینہ چھپتا رہا۔ نبی کے دیوانے، دیوانہ دار رقص کرتے رہے۔ جب یہ خبر ملی کہ آنحضرتؐ نے قباء میں پڑاؤ کیا ہے تو مدینہ کے چھوٹے بڑے سب ہی شہر اور گھر چھوڑ کر مدینہ آنے والی شاہراہ پر دو روہ قطاریں بنا کر پرے جاتے تین سے سات دن تک انتظار میں بیٹھے رہے اس انتظار کے دوران خوشی کے گانے بھی گاتے گتے اور ہلکی پھلکی موسیقی بھی بجی۔

معاشرتی
اور ثقافتی
رسیں

جب آنحضرتؐ مدینہ پہنچے تو تاریخ کہتی ہے کہ مرد و زن، بچوں اور بچیوں کا ٹھاٹھیں مارتا جلوس اپنے محبوب نبی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے قرار خوشی میں ناچتا اور گاتا ہوا۔ آنحضرتؐ کو اپنے جلو میں لے کر مدینہ میں داخل ہوا۔ آنحضرتؐ نے مدینہ والوں کے اس انداز محبت کو بہت سراہا۔

۵۔ رخصتی، شادی؛

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی جناب یتدہ سلام اللہ علیہا کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی۔ رخصتی کے موقع پر تواریخ کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ خود نبی ہاشم کے جوانوں کو ساتھ لے کر جناب یتدہ کے اونٹ کے آگے دو روہ قطار میں ننھی تلواریں لٹے ہوئے چل رہے تھے۔

[illegible]

۱- لیسوا که این کتاب را چه کسی نوشته است
 ۲- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است
 ۳- این کتاب را چه کسی تصحیح کرده است
 ۴- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است
 ۵- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است
 ۶- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است
 ۷- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است
 ۸- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است
 ۹- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است
 ۱۰- این کتاب را چه کسی تصحیف کرده است

پہلے
یہ پتہ
پتہ

دی جو لوگ نہیں آتے ان کے گھروں پر کھانا پہنچوایا۔
یہ رسم آنحضرتؐ کو اتنی پسند تھی کہ صلح حدیبیہ کے اگلے سال
حج کے موقع پر جب آنحضرتؐ نے مکہ میں حضرت میمونہ سے
شادی کی تو وہیں ولیمہ بھی کیا اور اس ولیمہ میں کفار مکہ کے
سرداروں کو بھی شرکت کی دعوت دی۔

۸۔ عید:

عید الفطر، عید الاضحیٰ اور دوسری عیدیں آنحضرتؐ بڑے اہتمام
سے منایا کرتے تھے۔ ان تقریبات میں آنحضرتؐ جن نکات
پر بھرپور توجہ دیتے تھے وہ یہ تھے:

الف: مرکزیت بچوں کو حاصل ہو:

عید کے موقعوں پر آنحضرتؐ کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ مرکزیت
بچوں کو حاصل ہو۔ چنانچہ خود بھی اور اصحاب کو بھی بچوں کے
لئے بچوں کے من پسند نئے کپڑے بنوانے، عیدی دینے،
کھلونے دلوانے کا انتظام فرماتے تھے۔

نیز عید کی گہما گہمی میں بچوں کی خوشی میں شرکت کی خاطر خود
بچوں کے ساتھ اس حد تک گھل مل کر کھیلتے کہ وہ بچے تھے کہ
بچوں کے لئے گھوڑا اور اونٹ بن کر ان کو اپنی پشت پر سوار
کرتے تھے اور ان جانوروں کی آواز نکالتے تھے۔

ب: صفائی:

غسل، خوشبو، نئے کپڑے پہننا۔

ج: تحفہ تحائف کا لین دین۔

د: عزیزوں اور دوستوں کے گھروں پر جا کر ملنا جلنا۔

ه: قبرستانوں کی زیارت۔

و: نماز و دعاء

معاشرتی
اور ثقافتی
رسمیں

[illegible]

تہذیب
۲
تہذیب

၂၄၂၁၄၇၆၇၆၇

[illegible]

تہذیب
دینی و
عالمی

آنحضرتؐ خاندان بنی ہاشم کے چشم و چراغ تھے اور یہ خاندان علم و آگہی کا سرچشمہ تھا۔ اس خاندان کے اکابر اس وقت کی بڑی بڑی سیاسی حکومتوں سے تعلقات و روابط رکھتے تھے۔ ان کے علمی مرکزوں میں آمدورفت رکھتے تھے۔ ان کو اپنی علمی تحقیقات سے روشناس کرانے نیز ان کی علمی تحقیق کو اپنے ملک کے باشندوں تک پہنچاتے تھے۔ پھر اسلام کا آغاز ہی تعلیم و تعلم کی تاکید سے ہوا۔ پہلی ہی وحی میں قلم کے ذریعہ تعلیم کا اصول اتر اس لیے آنحضرتؐ نے تغفل و تفکر، تعلیم و تعلم اور تحقیق و تحفص پر بہت زور دیا۔ آپؐ نے مسلمانوں کو مختلف کائناتی اور آفاقی علوم اور سائنسوں کے مطالعہ کا شعور عطا کیا۔

آپؐ کی علمی یادگاروں میں قرآن حکیم اور سیاسی و شیعہ جات کے علاوہ چند اہم کتابیں یہ ہیں :

۱۔ امالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : تاریخ اور حدیث میں یہ کتاب صحیفہ علیؑ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو آنحضرتؐ نے خود حضرت علیؑ علیہ السلام کو لکھوائی تھی۔

۲۔ کتاب جعفر : یہ کتاب بھی آنحضرتؐ نے خود ہی حضرت علیؑ علیہ السلام کو لکھوائی تھی۔

۳۔ کتاب الجامعہ : یہ کتاب بھی آنحضرتؐ نے خود ہی حضرت علیؑ علیہ السلام کو لکھوائی تھی

۴۔ صحیفہ ابوذر :

۵۔ مسند ابوذر :

یہ دونوں کتابیں حضرت ابوذرؓ نے آنحضرتؐ سے سنی ہوئی حدیثوں کو جمع کر کے مرتب کی تھیں۔

شاگرد

آنحضرتؐ کے شاگردوں کی تعداد تو بے شمار ہے لیکن یہاں ہم چند اہم افراد کے نام لکھنے پر قناعت کریں گے۔

الف: خواتین:

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا، ام المومنین ام سلمیٰ،
ام المومنین عائشہ، حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب، فضہ
حضرت زینب بنت علی بن ابی طالب، سودہ وغیرہن

ب: حضرات:

حضرت علی علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام
حضرت امام حسین علیہ السلام، سلمان محمدی، عمار یاسر
حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، مقداد کندی
جابر بن عبد اللہ انصاری، حذیفہ یمانی، سعد بن عبید اللہ،
ابو رافع وغیرہم۔

سید حسین مرتضیٰ

آغاز: ۱۸، محرم الحرام، ۱۴۱۷ھ/ ۵ جون ۱۹۹۶ء

اختتام: ۱۷، ربیع المولود، ۱۴۱۹ھ/ ۱۲ جولائی ۱۹۹۸ء

کراچی۔ پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا ولادت: ۲۰ جمادی الثانیہ ۵ ربیع الثانی
از: —————: سید حسین مرتضیٰ شہادت: ۳ جمادی الثانیہ ۱۱ ھ

والد	خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب سلام اللہ علیہا
وآدا	حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب علیہما السلام
وادی	حضرت آمنہ بنت وہب علیہما السلام
نانا	حضرت خویلد علیہ السلام
نانی	فاطمہ بنت زائرہ بن الأصم بن هرم بن اداس بن حجر علیہا السلام
ولادت	۲۰ جمادی الثانیہ ۴۵ عام الفیل / ۵ ربیع الثانی / ۹ قبل از ہجرت ۶۱۱ھ، جمعہ - مکہ مکرمہ
نام	حضرت "فاطمہ" سلام اللہ علیہا
کنیتیں	ام ایہا، ام الحسن، ام الحسین، ام الحنین وغیرہ۔
القاب	زہراء، سیدۃ نساء العالمین، محدثہ، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، زکیہ، حوراء، النبیۃ، ہانیہ، راضیہ، مرضیہ وبتول
اہم واقعات	شعب ابی طالب علیہ السلام، ہجرت، جنگ احد حضرت حمزہؓ شہداء کی مجلس اور ہر پیر اور جمعرات دودن میں ہر ہفتہ ان کی قبر کی زیارت جنگ خندق، مجلس کساء، میاہلہ، حجۃ الوداع، غدیر خم، رحلت

اہم واقعات	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، والد گرامی کی رحلت کے بعد امت کی سیاسی رہبری اور ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شجاعانہ حمایت
شادی	۲ ہجری / ۶۲۳ عیسوی
شوہر	امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام
بیٹے	امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، حضرت محسن علیہ السلام جو سقط ہو گئے
بیٹیاں	حضرت زینب سلام اللہ علیہا، حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا
شہادت	۳ جمادی الثانیہ ۱۱ ہجری / ۶۳۲ء منگلا، مدینہ منورہ
وضعتہ منورہ	بیت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا، مسجد النبی، مدینہ منورہ
علمی آثار	صحیفہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب جناب سیدہ غمگین رہنے لگیں تو جبرئیل امین کو حکم ہوا کہ وہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا غم بٹائیں۔ جبرئیل امین وحی الہی کے مطابق جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے جو گفتگو کرتے تھے، حضرت علی علیہ السلام اس کو لکھتے جاتے تھے۔ اس کتاب کا نام ”صحیفہ فاطمہ“ ہے۔
شاگرد	امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، جناب زینب سلام اللہ علیہا، جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا، حضرت سلمان، حضرت ابوذرؓ، حضرت مقدادؓ جناب فتنہ سلام اللہ علیہا وغیرہم
موقوفات	حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا مکہ و مدینہ اور اطراف مکہ و مدینہ میں بہت سے باغات اور زمینوں کی مالک تھیں جن کی آمدنی انہوں نے آنحضرت کی رحلت کے بعد امیر المومنین کی سیاسی حمایت کی خاطر مبدان سیاست میں خرچ کی اور اپنی رحلت کے موقع پر وصیت کی کہ ان میں سے سات باغ بنی ہاشم کی فلاح و بہبود کے لئے وقف رہیں گے۔ نیز ہزاروں درہم بنی ہاشم کی بیواؤں کے درمیان تقسیم کئے جائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

ولادت: ۱۳ رجب المرجب ۳ عام الفیل
شہادت: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ

از۔۔۔۔۔ سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت ابوطالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام۔
والدہ	حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم علیہم السلام۔
دادا	حضرت عبد المطلب شیبۃ الحمد بن ہاشم عمرو بن منیرہ ابو عبد شمس علیہم السلام۔
نانا	حضرت اسد بن ہاشم عمرو بن منیرہ ابو عبد شمس علیہم السلام۔
ولادت	۱۳ رجب المرجب ۲۳/۲۴ قبل ہجرت، ۳۰ عام الفیل، ۶۰۰ عیسوی روز جمعہ جو فغانہ کعبہ، مکہ مکرمہ۔
نام	اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی
	اور والدہ معظمہ نے حیدر
	نام رکھا۔
کنیتیں	ابو الحسن، ابو الحسین، ابو الحنین، ابو البطین، ابو ریحانین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو تراب کنیت رکھی۔

القاب	امیر المومنین ، مرتضیٰ ، وصی ، اسد اللہ ، یسوب الدین ، یسوب المومنین ، ولی اللہ
پہلی شادی	۲ ہجری / ۶۲۳ عیسوی
پہلی بیوی	حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا
اولاد فاطمہ	حضرت امام حسن علیہ السلام ، حضرت امام حسین علیہ السلام ، حضرت زینب سلام اللہ علیہا ، حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا و حضرت محسن جو سقط ہو کر شہید ہوئے۔
بیویاں	خولہ بنت جعفر بن قیس ، خثیمہ ، ام حبیب بنت ربیعہ ، ام البنین بنت حزام بن خالد بن دارم ، اسماء بنت عمیس و ام سعید بنت عمرو بن سمود ثقفی۔
دوسری بیویوں سے بیٹے	محمد حنفیہ ، ابوالقاسم عمرو ، عباس ، جعفر ، عثمان ، عبد اللہ ، ابوبکر محمد اصغر ، عبید اللہ و یحییٰ۔
دوسری بیویوں سے بیٹیاں	رقیہ ، ام الحسن ، رملہ ، نفیسہ ، زینب صفری ، رقیہ صفری ، ام ہانی ، ام الکرام ، ام جعفر جمانہ ، امامہ ، ام سلمہ ، میمونہ ، خدیجہ و فاطمہ۔
نصب امامت	۱۸ ذی الحجہ ۱۰ ہجری / ۶۳۲ء غدیر خم
غروب آفتاب ختم رسالت	۲۸ صفر ۱۱ ہجری / ۶۵ء عام الفیل - مئی ۶۳۲ء
خلفاء عصر	حضرت ابوبکرؓ ، حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ
اہم واقعات	حضرت علی علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات کی فہرست بہت طویل ہے مختصر یوں کہا جاسکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ گیر

اہم
واقعات

شخصیت کے تمام پہلوؤں میں آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔
رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اسلام کی بقاء اور سلامتی کی سیاسی جنگ میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی پشت پناہی کی۔
خلفاء ثلاثہ کے دور میں جہاں جہاں اسلام پر وقت پڑا حضرت علی علیہ السلام نے مشکل کشائی کی۔
خود اپنے دور خلافت میں بھی دشمنان اسلام کو سرکوب کرتے رہے۔
غرض علمی، فنی، ثقافتی، سیاسی، عبادی اور جنگی میدانوں میں حضرت علی علیہ السلام نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔

دارالحکومت

کوفہ

خصوصی شاعر

نہاشی، اعورشی

علم شکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم

عہد نبوی میں

وصی رسول و علمدار شکر اسلام

انگوٹھی کا نقش

اللہ الملیک - عَلَیْ عِبْدُہ

کاتب خاص

عبید اللہ بن ابی رافع

آغاز امامت

پیر ۲۸ صفر ۱۱ھ / ۶۵ عام الفیل / اپریل ۶۳۲ء

خلافت ظاہری

محرم الحرام ۳۶ھ / ۹۰ عام الفیل / جون ۶۵۶ء

شہادت

ہفتہ ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ھ / ۹۴ عام الفیل / جنوری ۶۶۱ء کو مسجد کوفہ میں عبدالرحمن ابن ملجم نامی خازجی نے زہر میں سمجھی ہوئی تلوار سے سجدہ کے وقت سراقہ س پر وار کیا۔ جس کے تیسرے دن پیر ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ / ۹۴ عام الفیل / جنوری ۶۶۱ء کو دار الشرف کوفہ میں

رحلت فرمائی۔	
سن مبارک	۹۳ سال
مدت امامت	۲۹ سال
خلافت ظاہری	۵ سال
علیؑ آثار	مکتوبات، دستور حکومت و اصول سیاست، وصیت، صحیفہ علیؑ، جعفر، جامعہ، صحیفہ علویہ (دُعائیں) تفسیر قرآن، جمع قرآن وغیرہ۔
شاگرد	حضرت علیؑ علیہ السلام کے شاگردوں کی تعداد ان گنت ہے۔ یہاں چند اہم نام بیان کئے جا رہے ہیں: خواتین: حضرت زینبؑ، حضرت ام کلثومؑ و حضرت فضہ وغیرہن حضرات: سلمان، ابوذر، مقداد، قنبر، ظہیر، مالک اشتر، سلیم بن قیس ہلالی، محمد بن قیس بکلی، ربیعہ بن سبیع، علی بن ابی رافع، عبید اللہ بن البورافع، عبید اللہ بن عباس، محمد بن ابی بکر، مختار، عمار، یاسر و عثمان بن حنیف وغیرہم
صدقات و موقوفات	حضرت علیؑ علیہ السلام کے صدقات و موقوفات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے بہت سی غیر آباد زمینوں کو آباد کر کے باغوں اور نخلستانوں میں تبدیل کیا۔ کنویں کھودے، چشمے نکالے پھر ان تمام آباد زمینوں، باغوں، کنوؤں، چشموں اور نخلستانوں نیز ان پر کام کرنے والے ہزاروں غلاموں کو راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ حضرت کے یہ اوقاف و صدقات ان ہدایا اور صدقات کے علاوہ ہیں جو انہوں نے اپنی زندگی میں تقسیم کر دیتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت حسن بن علی مجتبیٰ علیہ السلام

ولادت: ۱۵ رمضان المبارک ۳، ہجری
شہادت: ۲۸ صفر المظفر، ۵۰، ہجری

از: —: سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت علی ابن ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام
والدہ	حضرت فاطمہ الزہراء بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دادا	حضرت ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم علیہم السلام
نانا	حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین بن عبد اللہ بن عبد المطلب شیبۃ الحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نانی	حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام
ولادت	۱۵ رمضان المبارک ۳، ہجری / ۵، عام الفیل / ۱ یا ۲ مارچ ۶۲۵ء منگل، مدینۃ الرسول
نام	حسن علیہ السلام۔ مشہور علیہ السلام
کنیت	ابو محمد
القاب	تقی، زکی، سبط، یتیم شباب اہل الجنۃ و شہید مسموم
بیویاں	خولہ بنت منظور غزاریہ، ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ تیمی، ام ابیہر بنت ابی مسعود انصاری، ہند بنت عبد الرحمن بن ابوبکر، ام فزودہ سلمیٰ بنت امراء القیس، رملہ، ام الحسن، ثقیفہ و جعدہ بنت اشعث۔
بیٹے	زید، حسن مثنیٰ، عمر، قاسم، عبد اللہ، عبد الرحمن الحسن، طلحہ و حسین اثرم۔

بیٹیاں	ام الحسن، ام الحسین، فاطمہ، ام عبد اللہ، ام سلمیٰ و رقیہ
سیاسی فرمانروا	معاویہ بن ابی سفیان
خلافت ظاہری و آغاز امامت	۲۱ ماہ رمضان ۴۰ ہجری / ۹۴ عام الفیل / جنوری ۶۶۱ عیسوی کو کوفہ میں مسلمانوں نے امام حسن علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس وقت امام ۳۸ سال کے تھے۔
صلح حسن	ربیع الاول ۴۱ ہجری / ۹۵ عام الفیل / جولائی ۶۶۱ عیسوی کو معاویہ کے لئے تاریخ ساز صلح نامہ تحریر فرمایا۔
اہم واقعات	واقعہ کساء، مباہلہ، حجتہ الوداع، غدیر خم، رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شہادت حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا، جنگ جمل و صفین و نہروان و شہادت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
دار الحکومت	کوفہ
انگوٹھی کا نقش	العِزَّةُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ
کاتب خاص	عبید اللہ بن ابی رافع
دربان	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ”سفینہ“
شہادت	۲۸ صفر ۵۰ ہجری / ۱۰۴ عام الفیل / مارچ ۶۷۰ عیسوی کو جدہ بنت اشعث کے زہر سے مدینہ النبی میں شہید اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔
سن مبارک	۴۶ سال
مدت امامت	۹ سال
علمی آثار	امام حسن علیہ السلام نے اپنے اشعار، مکتوبات و رسائل اور وصیت اپنے علمی آثار کے طور پر چھوڑے۔

شاگرد

امام حسن علیہ السلام نے بھی مسجد کوفہ اور مسجد النبیؐ میں فقہ، تفسیر، حدیث اور دوسرے علوم و فنون کا درس جاری رکھا اور بہت سے شاگردوں کو مختلف علوم و فنون کے میدانوں میں تربیت کیا۔
 امام حسن علیہ السلام کے شاگردوں میں چند اہم کے نام یہ ہیں:
 محمد بن قیس نجلی، عبداللہ بن زبیر، محمد بن ابی بکر، عبداللہ بن جعفر و میثم تمار وغیرہم۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

حضرت ابو عبد اللہ حسین ابن علی علیہ السلام ولادت: ۳ شعبان المعظم ۴ ہجری
از: _____: سید حسین مرتضیٰ شہادت: ۱۰ محرم الحرام ۱۰ ہجری

والد	حضرت علی ابن ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام
والدہ	حضرت فاطمہ الزہراء بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دادا	حضرت ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہما السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم علیہم السلام
نانا	حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین بن عبد اللہ بن عبد المطلب شیبۃ الحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نانی	حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام
ولادت	۳ شعبان المعظم ۴ ہجری / ۵۸ عام الفیل / ۸ جنوری ۶۲۶ء مدینۃ الرسول
نام	حسین علیہ السلام - شبیر علیہ السلام
کنیت	ابا عبد اللہ
القاب	رشید، وفی، طیب، زکی، مبارک، تابع رضات اللہ، دلیل علی ذات اللہ، سبط، سید شباب اہل الجنۃ و سید الشهداء
بیویاں	لیلیٰ بنت ابی مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی، ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ تمیمی، شاہ زنان بنت کسری یزدجرد بادشاہ ایران و رباب بنت امراء القیس بن عدی۔
بیٹے	علی زین العابدین علیہ السلام، علی اکبر علیہ السلام، جعفر،

بیٹے	عبداللہ اصغر و علی اصغر
بیٹیاں	سکینہ، فاطمہ و رقیہ
سیاسی فرمانروا	معاویہ بن ابی سفیان و یزید بن معاویہ
آغاز امامت	۲۸ صفر ۵۰ ہجری / ۱۰۴ عام الفیل / ۶۴۰ عیسوی / ۶۴ سال -
مرگ معاویہ و خلافت یزید آغاز سفر کربلا از مدینہ	۲۸ رجب المرجب ۶۰ ہجری / ۱۱۴ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی
مکہ مکرمہ سے کربلاء	۹ ذی الحجۃ ۶۰ ہجری / ۱۱۴ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی
درود کربلاء	۲ محرم ۶۱ ہجری / ۱۱۵ عام الفیل / ۶۸۰ ع
اہم واقعات	واقعہ کساء، مباہلہ، حجۃ الوداع، غدیر خم، رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شہادت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا - جنگ جمل و صفین و نہروان، شہادت علی ابن ابی طالب علیہم السلام صلح امام حسن علیہ السلام و شہادت امام حسن علیہ السلام
انگوٹھی کا نقش	حسبى الله
شاعر	یحییٰ بن حکم اور کئی دوسرے شعراء
دربان	اسعد ہجری
سپہ سالار	حضرت عباس بن علی بن ابی طالب علیہم السلام
سفیر خاص	حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام
معاون خاص	حضرت زینب سلام اللہ علیہا
شہادت	۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری / ۱۱۵ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی کربلاء معلیٰ

کو کم از کم سال بھر کا آذوقہ عنایت فرماتے ہوئے اپنا سفر مکمل فرماتے تھے۔
 خصوصاً کربلا کے سفر کے دوران مدینہ سے مکہ نیز مکہ سے کربلا تک
 امام حسین علیہ السلام نے ان تمام افراد، قبائل، خاندانوں اور مسافروں کو
 کم از کم سال بھر کا آذوقہ عطا فرمایا جو راستہ میں ملے۔

پھر جن لوگوں نے آپ کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ان کو اور
 بھی نوازا۔

صدقات
 و
 موقوفات

اس تمام داد و دہش کے باوجود جب کربلا پہنچے تو آپ کے پاس اس قدر
 اموال موجود تھے کہ آپ نے کربلاء کے پورے شہر اور اس کے اطراف کی
 تمام زرخیز اور بنجر زمینیں اہالی شہر سے ان کی مطلوبہ قیمت سے دوگنی
 قیمت میں خرید کر راہ خدا میں وقف کیں اور یہی اسد کو اس شرط پر اس
 کا متولی بنایا کہ وہ تا قیام قیامت اس شہر میں آنے والے ہر شخص کو
 کم از کم تین دن چھان رکھ کر کھانا کھلائیں گے۔

www.sirat-e-mustaqim.net

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام

ولادت: ۵ شعبان المعظم، ۳۰ ہجری
شہادت: ۲۵ محرم الحرام ۹۵ ہجری

از: —————: سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	شاہ زنان بنت یزدجرد ابن شہر یار بن کسری امیر المومنین علیہ السلام نے ان کا نام مریم اور فاطمہ رکھا تھا۔ اور سیدۃ النساء کے لقب سے پکاری جاتی تھیں۔
دادا	حضرت علی ابن ابی طالب عمران علیہما السلام
دادی	حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ولادت	۵ شعبان المعظم، ۳۰ ہجری / ۹۱ عام الفیل / ۱۰ جنوری ۶۵۸ء جمعہ — مدینۃ النبیؐ
نام	علی علیہ السلام
کنیت	ابو محمد
القاب	زین العابدین، سید الساجدین، سید العابدین، زکی، ایمن و ذوق ثقات
بیوی	فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام ام عبد اللہ
بیٹے	عبد اللہ، حسن، حسین، زید، عمر، حسین اصغر، عبد الرحمن علی، سلیمان و محمد اصغر
بیٹیاں	خدیجہ، ام کلثوم و فاطمہ علیہ

سیاسی فرمانروا	یزید بن معاویہ بن ابی سفیان ، معاویہ بن یزید ، مروان بن حکم ، عبد الملک بن مروان ، ولید بن عبد الملک ۔
آغاز امامت	۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری / ۱۱۵ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی بسن ۲۳ سال ۔
زعامت و مرجعیت حضرت زینب سلام اللہ علیہا	امام حسین علیہ السلام نے مومنین کو اپنے بعد جناب زینب سلام اللہ علیہا کی تقلید کا حکم دیا تھا ۔ چنانچہ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام کی مصلحت آمیز علالت کے سبب نیز مدینہ میں سیاسی خلفشار کے دوران امام زین العابدین کی خاموشی اور سکوت کے سبب امام زین العابدین علیہ السلام کی نیابت اور مومنین کی زعامت و مرجعیت کے فرائض جناب زینب سلام اللہ علیہا کے ذمہ رہی اس دور میں جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اپنی تمام زندگی مومنین و مومنات اور امت مسلمہ کی ارشاد و ہدایت اور ان کے معاشی ، معاشرتی سیاسی اور فقہی معاملات میں ان کی بھرپور رہنمائی اور ہدایت کا کام انجام دیا ۔
اہم واقعات	واقعہ کربلا ، سفر کوفہ و شام ، زندان شام ، مدینہ واپسی مدینہ کی تاراجی ، واقعہ حرہ (مکہ کی تاراجی اور خانہ کعبہ کا جلایا جانا) خروج مختار و قصاص قاتلین امام حسین علیہ السلام
انگوٹھی کا نقش	وما توفیقی الا باللہ
شاعر	فرزدق ، کثیر عزمہ
دربان	ابو جبیلہ ، ابو خالد کابلی و یحییٰ مطعی
شہادت	۲۵ محرم الحرام ۹۵ ہجری / ۶۸۹ عام الفیل / اکتوبر ۷۱۳ عیسوی مدینہ میں ولید بن عبد الملک کے زہر سے شہید ہوتے ۔

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت محمد بن علی باقر العلوم علیہ السلام
 از: _____: سید حسین مرتضیٰ
 ولادت: ۱۵ رجب المرجب ۵۷۰ھ
 شہادت: ۲۰ رزی الحجۃ الحرام ۱۱۴ھ

والدہ	حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب عمران علیہم السلام
والد	حضرت فاطمہ بنت امام حسن علیہما السلام
دادا	امام حسین علیہ السلام
دادی	شاہ زنان مریم / فاطمہ بنت یزدجرد
نانا	امام حسن مجتبیٰ
ولادت	۱۵ رجب المرجب ۵۷۰ھ / ۱۱۱ عام الفیل / مارچ ۶۷۹ عیسوی پیر — مدینۃ النبیؐ
نام	محمد علیہ السلام
کنیت	ابو جعفر
القاب	باقر العلوم، الشاکر للہ، ہادی، امین و شبیہ
بیوی	حضرت فاطمہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر
بیٹے	امام جعفر صادق علیہ السلام، عبد اللہ، ابراہیم، عبید اللہ و علی
بیٹیاں	زینب و ام سلمیٰ
سیاسی فرمانروا	ولید بن عبد الملک، سلیمان بن عبد الملک، عمر بن عبد العزیز یزید بن عبد الملک و ہشام بن عبد الملک۔
آغاز امامت	۲۵ محرم الحرام ۹۵ھ / ۱۹۴ عام الفیل / اکتوبر ۷۱۳ عیسوی ۳۸ سال

اہم واقعات	واقعہ کربلا، سفر کوفہ و شام، زندان شام، مدینہ واپسی، مدینہ کی تاراجی، واقعہ حرہ (مکہ کی تاراجی اور خانہ کعبہ کا جلایا جانا) خروج مختار و قصاص قاتلین امام حسین علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت و اسلامی ستھ کا اجراء
انگوٹھی کا نقش	العزۃ للہ جمیعاً
شاعر	کثیر غزہ، کمیت، الورد الاسدی و حمیری
دربان	جعفر جعفی
شہادت	۴، ذی الحجۃ المحرم، ۱۱۴ ہجری / ۱۶۸ عام الفیل / جنوری ۶۳۳ء ہفتہ کے دن ہشام کے زہر سے مدینہ میں شہید ہوئے۔
سن مبارک	۵۷ سال
مدت امامت	۱۹ سال
علمی آثار	تفسیر قرآن، رسالہ سعد الخیر، کتاب الہدایہ، وصیۃ الامام علیہ السلام
شاگرد	جابر بن یزید جعفی، عاصم بن حمید الحنظل، جعفر بن محمد شریح الحضرمی، زیاد بن منذر ابی الجارود، شہاب بن عبد ربہ، محمد بن مسلم، اسماعیل بن محمد، زرارہ بن اعین، محمد بن قیس اسدی و محمد بن قیس بجلی وغیرہم۔

حضرت جعفر ابن محمد صادق علیہ السلام

ولادت: ۱۷ ربیع الاول ۸۳ ہجری
شہادت: ۱۵ رجب ۲۵ شوال ۱۴۸ھ

از: —————: سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	حضرت ام فروہ فاطمہ بنت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر علیہا السلام
دادا	حضرت علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت امام حسن علیہما السلام
ولادت	۱۷ ربیع الاول ۸۰/۸۳ ہجری / ۱۳۵/۱۳۷ عام الفیل / ۶۹۹ اپریل ۷۰۲ عیسوی — پیر مدینۃ النبیؐ
نام	جعفر علیہ السلام
کنیت	ابو جعفر اللہ ثانی ، ابو اسماعیل و ابو موسیٰ
القاب	صادق ، عالم ، فاضل ، طاہر ، قائم ، کافل ، منجی ، صابر
بیویاں	جمیدہ بنت صاعد مغربی و فاطمہ بنت حسین ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران۔
بیٹے	اسماعیل ، عبد اللہ ، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ، اسحاق ، محمد دیباج ، عباس و علی
بیٹیاں	بناتہ ، ام فروہ ، اسماء و فاطمہ
سیاسی فرماں روا	ہشام بن عبد الملک ، یزید بن عبد الملک ، ابراہیم بن ولید ، مروان بن محمد حمار ، سفاح و منصور ۔

آغاز امامت	۷، ذی الحجۃ الحرام ۱۱۴ ہجری / ۱۶۸ عام الفیل / جنوری ۷۷۳ء لسن ۳۲ یا ۳۱ سال۔
اہم واقعات	امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت، بنی امیہ اور بنی عباس میں اقتدار کی جنگ، بنی امیہ کا قتل عام اور بنی عباس کے اقتدار کا آغاز۔
انگوٹھی کا نقش	ماشاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ
شاعر	سید حمیری، اشع سملی، کمیت اسلامی، عبدی وجعفر بن عفان
دربان	مفضل بن عمر
شہادت	۱۵، رجب / ۲۵ شوال ۱۴۸ ہجری / ۲۰۲ عام الفیل / ستمبر / دسمبر ۷۲۵ عیسوی — مدینۃ النبیؐ، منصور عباسی کے زہر سے جو محمد بن سلیمان گورنر مدینہ کے ذریعہ دلوایا گیا
سن مبارک	۶۵ یا ۶۸ سال۔
مدت امامت	۱۴ سال۔
علمی آثار	۷۰، تالیفات جن میں سے مشہور توحید مفضل ہے۔
شاگرد	امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگردوں کی تعداد چالیس ہزار ہے جن میں سے چار سو ایسے تھے جو مرجعیت کے مقام تک پہنچ گئے تھے اور مختلف علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے ان میں سب سے مشہور جابر بن حیان ہیں جو ۳۰۰ ساتسوں اور ٹیکنالوجیز کے موجد ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک اور اہم شاگردان کی اہلیہ اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ جناب حمیدہ بنت صاعد مغربی سلام اللہ علیہا بھی ہیں جنہوں نے مختلف علوم و فنون کے علاوہ علوم و معارف اسلامی خصوصاً فقہ اہلبیت علیہم السلام میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ وہ امام علیہ السلام

[illegible][illegible]

۱۵

↑

ان ہی حالات کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام کے جو نام محمد اور علی نہیں رکھے گئے اس کا سبب بھی شاید یہی ہو کہ دشمن پہچان نہ سکیں، کیونکہ یہ نام خانوادہ امامت کی عمومی رسم کے مطابق نہ تھے۔

↓
اوصیاء

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت موسیٰ بن جعفر کاظم علیہ السلام

از: —————: سید حسین مرآت

ولادت: ۷ صفر ۱۲۸ ہجری

شہادت: ۲۵ رجب ۱۸۳ ہجری

والد	حضرت جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	حضرت حمیدہ بنت صاعد مغربی سلام اللہ علیہا۔
دادا	حضرت محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت ام فروہ فاطمہ بنت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر علیہا السلام
ولادت	۷ صفر ۱۲۸ ہجری / ۱۸۲ عام الفیل / نومبر ۷۴۵ عیسوی کو اتوار کے دن اپنے جد امجد حضرت عبد اللہ علیہ السلام کے روضہ اقدس کے قریب البواء کے مقام پر ولادت ہوئی۔
نام	موسیٰ علیہ السلام
کنیت	ابو ابراہیم، ابو الحسن، ابو علی و ابو اسماعیل
القاب	عبد صالح، کاظم، صابر، صالح الامین، باب الحوائج، ذوالنفس زکیہ، زین المجتہدین، وئی، زاہر، مامون، طیب و سید
بیویاں	امام علیہ السلام کے ۱۹ بیٹے اور ۱۸ بیٹیاں تھیں لیکن بیویوں کے نام نہیں ملتے۔ فقط ایک بیوی کا نام ملتا ہے۔ تنکتم طاہرہ ولم المؤمنین۔
بیٹے	امام علی رضا علیہ السلام، ابراہیم، عباس، قاسم، اسماعیل، جعفر، ہارون حسن، احمد، محمد، حمزہ، عبد اللہ، اسحاق، عبید اللہ، زید، حسن، فضل، حسین و سلیمان

سن مبارک	۵۵ سال
مدت امامت	۳۵ سال
فنی آثار	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مدینہ کی بڑھتی ہوئی آبادی ملاحظہ فرماتے ہوئے، مدینہ کے اطراف میں اپنے بہت سے سرسبز و شاداب باغات اور نخلستانوں کو ملا کر ایک شہر آباد کیا جس کا نام ”صریا“ تھا۔ اور خود بھی وہیں جا کر سکونت اختیار کی تاکہ مدینہ کی آبادی بے حساب بڑھنے سے رک جائے۔ امام حسن عسکری کی ولادت اسی شہر میں ہوئی تھی۔
علمی آثار	کتاب العقل، مسند امام موسیٰ کاظم وغیرہ
شاگرد	سید حمیری، محمد بن فضل، ابان بن عثمان بجلی، ہشام بن حکم، ہشام بن سالم، مشہور ہیں۔ البتہ کئی سوشاگردوں کے نام ملتے ہیں، جو اکابر علماء میں سے تھے۔
صدقات موقوفات	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے وصیت نامہ کے مطابق امام علیہ السلام کے صدقات و موقوفات کئی ہیکٹر باغات و نخلستانوں نیز سیکڑوں کنوؤں اور چشموں پر مشتمل ہے۔

ولادت : ۱۱ ذی قعدہ ۱۳۸ ہجری
شہادت : ۱۷ صفر ۲۰۳ ہجری

حضرت علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام
از —————: سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	حضرت ام المؤمنین طاہرہ علیہا السلام جو مکتم بھی کہلاتی تھیں۔
دادا	حضرت جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت حمیدہ بنت صاعد مغربی سلام اللہ علیہا
ولادت	جمرات ۱۱ ذی قعدہ الحرام ۱۳۸ ہجری / ۲۰۲ عام الفیل / دسمبر ۶۵۰ء مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نام	علی علیہ السلام
کنیت	ابو الحسن (ثانی)
القاب	رضا، رضی، ہابر، وفی، صادق، فاضل سلطان العرب العجم
بیویاں	ام الحسن بیبکہ نوبیہ خیزران دام حبیبہ بنت مامون
اولاد	حضرت محمد تقی علیہ السلام
سیاسی فرمانروا	ہارون، امین و مامون
آغاز امامت	پیر ۶ رجب ۱۸۳ ہجری / ۲۳۷ عام الفیل / اگست ۷۹۹ عیسوی۔

اہم واقعات	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت، امین و ماموں کی جنگ، امین کی موت خراسان کا سفر و ولایت عہدی کی دستاویز پر دستخط۔
انگوٹھی کا نقش	ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
ولایت عہدی	۲۰۱ ہجری / ۲۵۵ عام الفیل / ۸۱۶ء
شاعر	دعبل خزاعی، ابو نواس و ابراہیم بن عباس صولی
دربان	محمد بن خیرات، اباصلت عبد السلام بن صالح ہروی، یاسر و نادر
شہادت	۱۷ صفر ۲۰۳ ہجری / ۲۵۷ عام الفیل / اگست ۸۱۸ء مامون کے دیتے ہوئے زہر آلود انگوروں کے ذریعہ۔
سن مبارک	۵۵ سال
مدت امامت	۲۰ سال
سیاسی آثار	امام علیہ السلام کے نام کے درہم و دینار جو ولی عہدی کے معاہدہ کے سبب جاری ہوئے۔
علمی آثار	فہم الرضا، طب الرضا، صحیفۃ الرضا، علل الاحکام الشرعیہ و توامع الشرعیہ
شاگرد	حسین بن سید اہوازی، احمد بن عمر جلال، حسین بن زیاد عطار، محمد بن قاسم بن فضیل، محمد بن احمد بن قیس عیدان، محمد بن اسلم طبری، مرزبان بن عمران بن عبد اللہ بن سعد متی، مقاتل بن قیامہ المخی، وزیرۃ بن محمد غانی، ہاشم بن ابراہیم عباسی مشرقی و اباصلت ہروی وغیرہم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت محمد بن علی نقی علیہ السلام

از: سید حسین مرتضیٰ

ولادت: ۱۰ رجب ۱۹۵ ہجری
شہادت: ۲۹ ذی قعدہ ۲۲۰ ہجری

والد	حضرت علی رضا ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	حضرت ام الحسن بیگم خیراں علیہا السلام
دادا	حضرت موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین بن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت ام المومنین طاہرہ علیہا السلام
ولادت	۱۰ رجب ۱۹۵ ہجری / ۲۳۹ / عام الفیل / اپریل ۸۱۱ عیسوی مدینہ النبیؐ
نام	مُحَمَّد علیہ السلام
کنیت	ابو جعفر ثانی
القاب	نقی، جواد، نجب، مرتضیٰ، مختار، متوکل، قانع، زکی و عالم۔
بیویاں	سمانہ مغربیہ، مغربی افریقہ کی رہنے والی تھیں و ام الفضل بنت مامون الرشید۔
بیٹے	حضرت علی نقی علیہ السلام و حضرت موسیٰ مبرق
بیٹیاں	فاطمہ، خدیجہ، ام کلثوم امامہ و عیسمہ۔
سیاسی فرماں روا	مامون الرشید و معتصم
آغاز امامت	۱۴ صفر ۲۰۳ ہجری / ۲۵۴ / عام الفیل / اگست ۸۱۸ عیسوی / بسن ۸ سال

اہم واقعات	امین و مامون کی جنگ، امام رضا علیہ السلام کی ولایت عہدی، علویین کے اقتدار کا دور، سیاسی افراتفری اور طوائف الملوک کی امام رضا علیہ السلام کی شہادت۔
انگوٹھی کا نقش	نعم القادر اللہ
شاعر	دعبل خزاعی و ابونواس
دربان	عثمان بن سعید زیات و عمر بن فرات
شہادت	۲۹ ذی قعدہ الحرام ۲۲۰ ہجری / ۲۴۴ عام الفیل / نومبر ۸۳۵ عیسوی سامرہ، مقتسم کے زہر سے شہید ہوتے۔
سن مبارک	۲۵ سال
مدت امامت	۱۷ سال
علی آثار	کوئی باقاعدہ کتاب ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئی۔
شاگرد	خواتین : ام احمد بنت حسین، زینب بنت محمد بن یحییٰ، حکیمہ بنت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام و حکیمہ بنت امام رضا علیہ السلام وغیرہن۔ حضرات : احمد بن محمد بن خالد برقی، عثمان بن سعید، علی بن اسباط کندی، صفوان بن یحییٰ، احمد بن محمد عیسیٰ، احمد بن محمد بن زنی، علی بن ہزیرا اہوازی و محمد بن ابی عمیر وغیرہم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت علی بن محمد نقی علیہ السلام

از —————: سید حسین مرتضیٰ

ولادت: ۵ رجب المرجب ۲۱۴ ہجری
شہادت: ۳ رجب المرجب ۲۵۴ ہجری

والد	حضرت محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	حضرت سمانہ مغربیہ علیہا السلام
دادا	حضرت علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
دادی	حضرت ام الحسن بیگم خیزران علیہا السلام
ولادت	۵ رجب المرجب / ۱۵ ذی الحجۃ الحرام ۲۱۴ ہجری / ۲۴۸ عام الفیل / ستمبر ۸۲۹ یا مارچ ۸۳۰ عیسوی، صریا، مدینہ
نام	علی علیہ السلام
کنیت	ابو الحسن ثالث
القاب	ہادی، نقی، طیب، حبیب، مرتضیٰ، عالم، فقیہ، متوکل، عسکری و مؤتمن۔
بیوی	حضرت سلیل بنت شاہ روم
بیٹے	امام حسن عسکری علیہ السلام، حسین، محمد و جعفر
بیٹیاں	۲ بیٹیاں
سیاسی فرمانروا	منتقم، واثق، متوکل، منتصر، مستعین و معتز
آغاز امامت	۲۹ ذی قعدہ، ۲۲۰ ہجری / ۲، ۴ عام الفیل / نومبر ۸۳۵ عیسوی ۶ سال۔

اہم واقعات	امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت، کربلا کی تاریخی اور روضہ سید الشہداء سلام اللہ علیہ کا اہدام و تعمیر جدید۔
انگوٹھی نقش	۱- حفظ العہود من اخلاق المعبود ۲- اللہ رجب و هو یصنئ من خلقه ۳- من عصی ہوا ہ بلغ مناه
شاعر	عوفی، دلیلی، محمد ابن اسماعیل صمیری، ابو تمام طائی، ابوالنوث اسلم بن ہوز منجی، ابوالہاشم جعفری و صہانی۔
دربان	عثمان بن سعید عمری و محمد بن عثمان بن سعید عمری
شہادت	۳، رجب / جمادی الثانی ۲۵۲ ہجری / ۳۰۸ عام الفیل / جون ۸۶۸ عیسوی، مقتدر کے زہر سے سامرہ میں۔
سن مبارک	۳۰ سال
مدت امامت	۳۲ سال
علی آثار	رسالہ رد اہل جبر و تفویض، جوابات یحییٰ بن اکثم، مکاتیب و خطوط، مسائل و احکام۔
شاگرد	خواتین: لیل، سیدہ کلثوم مرضیہ و حکیمہ حضرات: عثمان بن سعید عمری، محمد بن عثمان بن سعید عمری، علی بن ہزیر، فضل بن شاذان، عبد العظیم حسنی، علی بن بلال، ندی بن محمد، ابراہیم بن ہزیر، حسین بن سعید اہوازی و ابن سکیہ یعقوب بن اسحاق اہوازی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ولادت: ۸/۱۰ ربيع الثانی ۲۳۲ ہجری
شہادت: ۸ ربيع الاول ۲۶۰ ہجری

حضرت حسن بن علی عسکری علیہ السلام
از: _____: سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت علی ابن محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	حضرت سلیل سلام اللہ علیہا
دادا	حضرت محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت سمانہ مغربیہ علیہا السلام
ولادت	۸/۱۰ ربيع الثانی ۲۳۲ ہجری / ۲۸۶ عام الفیل / دسمبر ۸۴۶ عیسوی، مدینۃ النبیؐ
نام	حسن علیہ السلام
کنیت	ابو محمد، ابو القاسم و ابو الخلف
القاب	زکی، ہادی، تقی، عسکری، خالص، سراج، صامت، رفیق مرتضیٰ، عبد اللہ و جواد۔
بیوی	نرجس / ملیکہ بنت یثوع ابن قیصر شاہ روم، ان کی والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور دھی حضرت شمعون کی اولاد سے تھیں۔
بیٹے	امام مہدی علیہ السلام
سیاسی فرمانروا	متوکل، منتصر، مستعین، معتز، بہتدی و معتد

آغاز امامت	۳، رجب المرجب ۲۵۴ ہجری / ۳۰۸ عام الفیل / ۸۴۸ عیسوی لسن ۲۲، سال
اہم واقعات	متوکل کے ہاتھوں روضہ سید الشہداء سلام اللہ علیہ کا انہدام ، امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت ، شیعوں پر مظالم ، ثورۃ حسین بن محمد بن حمزہ ، ثورۃ علی بن زید بن حسن ، ثورۃ احمد بن محمد بن عبد اللہ ، ثورۃ عیسیٰ ابن جعفر ، ثورۃ شہید یحییٰ و ثورۃ الزنج ۔
انگوٹھی کے نقش	۱۔ سبحان من لہ مقالیہ السموات والارض ۲۔ انا للہ شہید حسن بن علی
شاعر	ابن رومی
دربان	عثمان بن سعید عمری و محمد بن عثمان بن سعید عمری
شہادت	۸ ربیع الاول ۲۶۰ ہجری / ۳۱۴ عام الفیل / جنوری ۸۷۴ عیسوی سامرہ ۔ معتمد کے زہر سے ۔
سن مبارک	۲۸ سال
مدت امامت	۹ سال
علمی آثار	تفسیر قرآن ، رسالہ بنام اسحاق ابن اسماعیل نیشاپوری ، رسالۃ المنقبۃ ، رسالۃ الی اہالی قم ، رسالۃ الی الفیئۃ علی بن الحسین ، رسالۃ الی بعض شیعۃ ، رسالۃ الی شخص من شیعۃ و رسالۃ الی عبد اللہ البہیقی ۔
شاگرد	ابراہیم بن عبدۃ النیشاپوری ، یوب بن نوح ، یوب بن باب ، احمد بن اسحاق رازی ، احمد بن اسحاق اشعری ، جعفر بن سہیل ، حفص بن عمرو العمری ، عثمان بن سعید العمری ، علی بن جعفر العامی ، قاسم بن علاء ، محمد بن صالح بن محمد و محمد بن عثمان بن سعید ۔

حضرت ہمدی بن حسن علیہ السلام

از: سید حسین مرتضیٰ

۱۵ شعبان المعظم، ۲۵۵، ہجری
۱۵ شعبان المعظم، ۳۲۹، ہجری

والد	حضرت حسن ابن علی ابن محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	نرجس بنت یثوع ابن قیصر روم
دادا	حضرت علی ابن محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
دادی	حضرت سلیل بنت شاہ روم
ولادت	۱۵ شعبان المعظم، ۲۵۵، ہجری / ۳۰۹ عام الفیل / جولائی ۸۶۷ عیسوی جمعہ - ستر من راہ
نام	م۔ ح۔ م۔ د عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف
کنیت	ابو القاسم علیہ السلام، ابو صالح علیہ السلام وغیرہ
القاب	ہمدی، قائم آل محمد، منتظر، صاحب الزمان، حجة خاتم، بقیۃ اللہ الاعظم، صاحب النوار، خلیفۃ اللہ، لسان الصدق، مسیح الزمان، مائتین، باسط، ہادی، صاحب الامر، سدرۃ المنتقی وغیرہ
آغاز امامت	۸ ربیع الاول، ۲۶۰، ہجری / ۳۱۴ عام الفیل / جنوری ۸۷۴ عیسوی بس ۵ سال
غیبت صغریٰ	ادھر ۲۶۰، ہجری / ۳۱۴ عام الفیل / ۸۷۴ عیسوی سامراء

غیبت صفری کی مدت	۶۹ سال
<p>خصوصی نائب یا نوابین خاص</p>	<p>۱۔ ابو عمرو، عثمان بن سید عمری، اسدی، سمان، زکیات م: ۳۰۰ھ ۲۔ ابو جعفر، محمد بن عثمان بن سید عمری، اسدی م: جمادی الاولیٰ، ۳۰۴ھ ۳۔ ابوالقاسم، حسین بن روح بن ابوبکر نو بختی م: ۱۸ شعبان، ۳۲۶ھ ۴۔ ابوالحسن، علی بن محمد سمری م: ۱۵ شعبان، ۳۲۹ھ</p>
<p>متفرق نوابین و سفراء</p>	<p>ان خاص نائبین کے علاوہ مختلف ملکوں اور شہروں میں غیبت صفری کے دوران مختلف قابل اعتماد علماء و صلحاء کو امام علیہ السلام کی سفارت و نیابت کی ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔ البتہ ”نوابین خاص“ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی اور یہ لوگ ان کے ساتھ مل کر اپنے فرائض انجام دیتے تھے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں :- ۱۔ ابراہیم بن ہزبار ۲۔ احمد بن اسحاق بن سعد بن مالک اشعری ۳۔ بستانی ۴۔ حاجز بن یزید ۵۔ حسین بن علی بن سفیان برفوزی ۶۔ عاصمی ۷۔ عطار ۸۔ قاسم بن بلاء</p>

<p>متفرق نوابین و سفراء</p>	<p>۹۔ قسم بن علامہ ۱۰۔ محمد بن ابراہیم بن ہزیر ۱۱۔ محمد بن جعفر اسدی ۱۲۔ محمد بن شاذان بن نعیم نیشاپوری ۱۳۔ محمد بن صالح بن محمد ہمدانی دہقان ۱۴۔ محمد بن عبد اللہ کوفی ۱۵۔ محمد بن علی بن بلال بلالی</p>
<p>انگوٹھی کا نقش</p>	<p>أَنَا حُجَّتُهُ وَخَاصَّتُهُ</p>
<p>غیبت کبیری</p>	<p>۱۵ شعبان المعظم ۳۲۹ ہجری / ۲۸۳ عام الفیل / مئی ۹۴۰ عیسوی سامراء</p>
<p>غیبت کا مقصد</p>	<p>امام ع کی غیبت کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ :- مسلمانانِ عالم اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور مل جل کر ایسے مناسب حالات پیدا کریں جو ظہور یا قیام امر کا پیش خیمہ بنیں۔</p>
<p>غیبت امام ع میں مسلمانوں کا فریضہ</p>	<p>غیبت کے دوران مسلمانوں کا فریضہ یہ ہے کہ وہ :- الف۔ عالمگیر اسلامی تمدن و ثقافت ب۔ عالمگیر اسلامی معاشرہ ج۔ عالمگیر اسلامی نظام تعلیم د۔ عالمگیر اسلامی اقتصادیات ه۔ عالمگیر اسلامی انتظامات و۔ عالمگیر اسلامی فوجی تنظیم ز۔ عالمگیر اسلامی نظام عدالت ح۔ عالمگیر اسلامی نظام اخوت</p>

- اور ان سب سے بڑھ کر :
- ط - بین الاقوامی اسلامی سیاسی نظام
- ی - عالمگیر اور بین الاقوامی اسلامی حکومت کی تشکیل کے لئے مرحلہ وار کام کریں - یعنی ،
- ۱ - ان کے فکری سانچے کی تربیت کے لئے علمی، تحقیقی ، تدریسی اور تربیتی کام کریں -
- ۲ - ان کی عملی تشکیل کے لئے چھوٹے چھوٹے یونٹس میں تجربے کریں -
- ۳ - علماء، مفکرین، محققین اور مختلف فنون کے ماہرینز مختلف نظریات و ثقافتوں کے حامل گروہ تصبہات سے دور ہو کر مل جل کر کام کرنے کی عادت ڈالیں -
- ۴ - ان چھوٹے چھوٹے تجربوں کے نتیجے میں مزید استحکام اتحاد کے ساتھ اصلاح و تکامل کے ساتھ اصلاح و تکامل کا کام جاری رکھیں -
- ۵ - اس اصلاح و تکامل کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے یونٹ تشکیل دینے کی کوشش کریں -
- ۶ - مختلف شعبہ ہائے حیات نیز زندگی کے مختلف مرحلوں میں اسلامی نظام کو جاری و ساری کرنے کی سعی کریں -
- ۷ - بھرپور انداز میں ایک بین الاقوامی اور عالمگیر اسلامی نظام سیاست اور حکومت کی تشکیل کا فریضہ انجام دیں -

غیبت
امام ع میں
مسلمانوں کا
فریضہ

قرآن و احادیث کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیام امر یا ظہور مہدی ع یا ظہور قائم آل محمد ع اسی وقت ممکن ہے جب مسلمان ایک عالمگیر اور بین الاقوامی فکری، علمی، ثقافتی، تربیتی، انتظامی، فوجی اور

قیام امر
یا
ظہور مہدی ع

62

<p>بیعت لینے کا مقام</p>	<p>بین الرکن والمقام = مقام ابراہیم اور خانہ کعبہ کے درمیان ؛ یہ وہ مقام ہے جہاں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف الہی حکومت کی تشکیل کے ابتدائی مراحل مکمل کرنے کے بعد جلوہ افروز ہوں گے۔ یہاں تمام دنیا کے حکمران اور ذمہ دار افسر آکر انشاء اللہ امام علیہ السلام کے دست مبارک پر اللہ کی حکمرانی کو قبول کرنے کی بیعت کریں گے۔</p>
<p>علی یادگاری</p>	<p>توقیعات ؛ وہ خطوط اور فرامین جو مختلف علماء اور اکابر کے لئے امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مہر خاص کے ساتھ جاری ہوتے</p>
<p>شاگرد</p>	<p>امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے شاگردوں کی تعداد تو لامحدود ہے۔ ان میں سے کچھ تو وہی ہیں جن کے نام سفراء و نوابین کے ذیل میں درج ہیں۔ باقی میں سے بعض کے نام یہ ہیں :</p> <p>حکیمہ خاتون۔</p> <p>ابن ابوغنم ہندی، ابوجعفر احمد بن عبد الرحمن برقی، ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی، شیخ صدوق، ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی، ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی، احمد بن اسحاق، ازدی، اسحاق بن یعقوب، حسن بن وجبہ، عیسیٰ بن ہمدی وغیرہم</p>
	<p>الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی محمد والہ الطاہرین</p> <p>آغاز: ۱۸، محرم الحرام، ۱۴۱۷ھ / ۵ جون ۱۹۹۶ء</p> <p>اختتام: ۳، ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ / ۲۸ جولائی ۱۹۹۸ء</p> <p>رید حسین رضوی</p>

بارگاہ الہی میں !

بِسْمِ اللّٰهِ وَلِہِ الْحَمْدُ

آخر میں،

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے

کہ ”ہَادِیَانِ رَحْمَتٍ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ“
نامی اس کاوش کو زہراء (س) اکادمی کے تمام اعضاء ارکان و معاونین
اور شاگردوں کی طرف سے قبول فرما کر اسے ہم سب کی طرف سے
”ہَادِیَانِ رَحْمَتٍ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ“
کے حضور بطور ہدیہ نذرانہ پیش فرمادے۔

نیز ان ہی ہستیوں کے صدقے میں تمام مرحومین خصوصاً ہم سب
کے آباؤ اجداد، علماء و صلحاء و شہداء اسلام کے درجات کو
بند فرمائے، علماء صالح کو صحت و قوت و سلامتی ایمان اور
توفیقات خیر کے ساتھ طول عمر مرحمت فرمائے نیز اسلام اور
مسلمانوں کو سر بلند فرما کر ظہور قائم آل محمد علیہ السلام میں تعجیل
فرمائے۔

آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین۔

سید حسین مرتضیٰ
سید حسین مرتضیٰ